بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارشادِ خداوندی

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

اللہ کے نزدیک پسندیدہ صرف دینِ اسلام ہے۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ

آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کیا اور تم پر اپنی نعمتیں تمام کیں۔

ارکان دینِ اسلام

۱۔ اقرار توحید بذریعہ کلمہ طیبہ : اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

۲۔ نمازِ پنجگانہ

روزِ محشر کہ جاں گداز بود ⁂ اولیں پرسشِ نماز بود

محشر کا دن جو بہت سخت ہوگا۔ اس روز سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال ہوگا۔

۳۔ ماہ رمضان المبارک کے تیس روزے رکھیں

۴۔ اپنے مال کا چالیسواں حصہ بطور زکوٰۃ ادا کرنا

۵ صاحب استطاعت عمر بھر میں کم از کم ایکبار حج کرے۔

⁂ ⁂ ⁂

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

احکام قرآنی

(ارشاداتِ ربانی)

یَا اَیُّھَا الَّذِیْ آمَنُوا آمِنُوا بِاللّٰہِ (پ۵)

اے ایمان والو اللہ پر ایمان لاؤ (جیسا کہ اس کا حق ہے)

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰی اَوْلِیَاءَ (پ۶ سورہ مائدہ)

اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ

یَا اَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ (پ۱ رکوع)

اے لوگو اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَآتُوا الزَّکٰوۃَ (پ۱)

نماز کو قائم کرو (ادا کرو) اور زکواۃ دیا کرو

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ

اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے۔

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ لِلّٰہِ

حج اور عمرہ ادا کیا کرو اللہ کے واسطے

وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ (پ۸)

زمین پر فساد نہ پھیلاؤ

وَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ (سورہ حجرات)
اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کرادیا کرو

ماخذ حدیث شریف
مشکوٰۃ المصابیح ص۵۸۲ بحوالہ بخاری شریف)
(حدیث مبارک مع ترجمہ)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلم
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِی شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا
فِی یَمَنِنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَفِی نَجْدِنَا
قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِی شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ
لَنَا فِی یَمَنِنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَفِی نَجْدِنَا
فَاَظُنُّہٗ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ۔ ھُنَاکَ الزَّلَازِلُ
وَالْفِتَنُ وَبِھَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطٰنِ۔

حضرت ابن عمر رضوان اللہ عنہما سے مروی ہے
فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
یا اللہ تو برکت نازل فرما۔ ہمارے شام میں اے اللہ تو
برکت نازل فرما۔ ہمارے یمن میں۔ حاضرین میں سے کہا اور
ہمارے نجد میں۔
آپ نے فرمایا ــــ اے اللہ تو ہمارے لئے برکت نازل

فرما ہمارے شام میں
یا اللہ تو برکت نازل فرما ہمارے لئے ہمارے یمن
میں۔ حاضرین نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں۔
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا گمان ہے کہ آپ نے
تیسری بار فرمایا۔ وہاں زلزلے ہیں اور فتنے ہیں اور وہیں
شیطان کی جماعت برآمد ہوگی۔

اس کا منظوم ترجمہ صفحہ 14 پر ملاحظہ ہو

~★~

شش کلمہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اوّل کلمہ طیّب: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

دوم کلمہ شہادت: اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

سوم کلمہ تمجید: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ

چہارم کلمہ توحید: یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

پنجم کلمہ ردّ کفر: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ

لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ
مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ
وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ
وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ
وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۝

ششم کلمۂ استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ
اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً
وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ
لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ
وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ ۝

دُرُوْدِ شَرِيْف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

تمّت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ڈسمبر ۱۹۹۰ئہ میں ہندوستان کے متعدد شہروں میں فسادات کے ہیبتناک واقعات نیز خلیج کی ہولناک جنگ اور اسکے پس پردہ عوامل مسلمانوں کے لئے نہ صرف غور و فکر کے دروازے کھولدیئے ہیں بلکہ ان کا مقابلہ کرنے اور ان پر قابو پانے کی ٹھوس اور متحدہ جد و جہد پر مجبور کر دیا ہے ۔ اسی احساس نے میری شاعرانہ فکر کو متاثر کیا اور بہ تائید ایزدی وقت کے تقاضے کے عنوان سے ملت کے لئے ایک پیغام عمل منظوم کیا ہے جسکی ستائش علمائے کرام اور قائدین عظام نے یکساں کی اور اسکو کتابی شکل میں عوام بالخصوص نوجوان ملت کے سامنے پیش کرنے پر متوجہ کیا اور ہر طرح کی تائید اعانت سے مجھے اس مقصد کی تکمیل کے قابل بنایا ۔

چنانچہ ماہ شعبان المعظم ۱۴۱۱ھ میں دو ہزار کتابیں طبع ہوئیں ۔ جن کے منجملہ پانچ صد کتب ارباب مرکزی میلاد کمیٹی بالخصوص محی ملت جناب سید حنیف علی صاحب ایڈوکیٹ صدر و جناب محمد جہانگیر علی صاحب پیم پیر ایڈیٹر

ایم جے پرا پرٹی ڈیلنگ سنٹر پھسلنڈہ و جناب محمد ادریس سیٹھ تاجر پارچہ مدینہ مارکٹ، اراکین مرکزی میلاد کمیٹی کی دور اندیشی اور ہمدردی سے عامۃ المسلمین میں بلا ہدیہ تقسیم کے لئے حاصل کرلئے اور اسکے علاوہ جناب محترم درویش غیاث الدین صاحب پروپرائیٹر نیلگری ٹی ایمپوریم معظم جاہی مارکٹ اور جناب محترم محفوظ احمد صاحب پروپرائیٹر "احمد سنس" دوکان پارچہ پتھر گٹی و جناب سیٹھ محمد ابراہیم موسیٰ صاحب و جناب محترم احسن صاحب پروپرائیٹر رائل فلاور اگر بتی، و محترمہ ڈاکٹر شمیم صاحبہ محل جناب ڈاکٹر مصطفےٰ صاحب مرحوم کی دلچسپی اور ایثار نے عوام میں تقسیم کیلئے سینکڑوں کتابیں حاصل کیں۔ اس حوصلہ افزائی نے مزید دو ہزار کتب طبع کرانے کی توفیق اور ہمت عطا فرمائی۔ میں ان سب کرم فرماؤں اور مخلصین کے حق میں دعائے خیر کرتا ہوں اور مشکور بھی ہوں۔

میں اس کتاب کے بارے میں قارئین محترم، صاحبان خیر اور صاحبان وسائل سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب کے کچھ نسخے خرید کر عامۃ المسلمین بالخصوص نوجوانوں میں بلا ہدیہ تقسیم کرادیں۔

حسب ضرورت مزید ایڈیشن طبع کرائے جاسکتے ہیں۔

ایک مُخلص و بہی خواہ

محمد امان علی ثاقب صابری و قادری

مکان نمبر 467-8-22 عقب مسجد یک خانہ روبرو دیوڑھی باقر نواز جنگ

پرانی حویلی فون 526919

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واعتصموا بحبل ہے قرآن میں
اہمیت اسکی ہے اپنے ایمان میں
روشنی ہے اسی کی تو ایقان میں
ہے یہ حربہ بڑا اپنے سامان میں
حق کی رسّی کو مضبوط اب تھام لو

اب کسی پر ہمارا بھروسہ نہیں
زور بازو سے بڑھ کر سہارا نہیں
اب مصائب کا طوفان ویسا نہیں
اک سمندر ہے جس کا کنارا نہیں
حق کی رسّی کو مضبوط اب تھام لو

ہم نے اپنے وطن کو دیا کیا نہیں
کیا اسے سب سے برتر بنایا نہیں
خون سے کیا گلستاں کو سینچا نہیں
پھر بھی ان کو وجود اپنا بھاتا نہیں
حق کی رسّی کو مضبوط اب تھام لو

بادشاہت میں اپنی تھیں گُل کاریاں
سارے فرقوں میں تھیں آپسی یاریاں
تھیں وہ تہذیب باہم کی سرشاریاں
کچھ دکھاتے ہیں اب اِسکو چنگاریاں

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

اس طرف ہیں ہماری وفاداریاں
اُس طرف ہیں ہماری دلآزاریاں
دیکھ لو ان کے ہاتھوں سِتم کاریاں
ہم کو برباد کرنے کی تیاریاں

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

وہ نہ سمجھیں کہ طوفاں سے ڈر جائینگے
ہم وطن ہی کے سینے پہ مر جائینگے
حق نے چاہا مقدّر سنور جائینگے
خوں کے دریا سے ہم پار اتر جائینگے

حق کی رسّی کو مضبوط اب تھام لو

دیس کو دیکھ کر اب ہیں آنسو رواں
دیکھئے چار جانب ہیں بربادیاں
آج جیلوں میں ہیں پھول سے نوجواں
جل رہے ہیں مکاں اٹھ رہا ہے دھواں

حق کی رسّی کو مضبوط اب تھام لو

یوں فسادات بھڑکے مکاں جل گئے
سب نے دیکھا ہے اکثر دکاں جل گئے
کچھ اُدھر کچھ یہاں کچھ وہاں جل گئے
عورتیں، بچے اور نوجواں جل گئے

حق کی رسّی کو مضبوط اب تھام لو

کھیل تلوار و خنجر کا ہے چار سُو
زخم خوردہ نظر آتے ہیں کو بہ کو
کچھ فسادات چھپ کر تو کچھ روبرو
رزم کا سا ہے منظر کبھی دو بدو

حق کی رسّی کو مضبوط اب تھام لو

ہیں فسادی مسلح کھڑے اک طرف
اور پولیس ہتھیار سے اک طرف
قائدین اور لیڈر پڑے اک طرف
ہیں مسلمان سہمے ہوئے اک طرف

حق کی رسّی کو مضبوط اب تھام لو

کچھ وہ ظالم جو باندھے ہیں اپنی کمر
اپنے انجام سے ہیں محض بے خبر
اے مسلمان آفات سے یوں نہ ڈر
نصرتِ حق پہ رکھ صرف اپنی نظر

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

اک طرف فرقہ واری جنوں کی پہل
اک طرف اس کا ہوتا ہے ردِّ عمل
سب کے سب ہیں اسی کھیل میں آج کل
پارٹی ہو پریشد ہو یا کوئی دَل

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

اپنا شیوہ نہیں نالۂ درد و غم
آزمائش میں ہوں اپنے ثابت قدم
ٹوٹنے پائے ہرگز نہ اپنا بھرم
مانگئے اپنے مولا سے لطف و کرم

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

کوئی مرتا نہیں حکمِ خالق بِنا
تھا یہ ایقان حضرت علی مرتضیٰ
آپ تنہا اُدھر دشمنوں کا پرا
سب پہ غالب رہے بن کے شیرِ خدا

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

ماسوا سے مسلمان ڈرتا نہیں
وقت آ جائے تو پھر وہ ٹلتا نہیں
بزدلی میں جکڑ کر وہ بچتا نہیں
پھر شہادت سے کیوں وہ سنورتا نہیں

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

حق تعالیٰ کی رحمت شہادت میں ہے
زندگی کی مسرت شہادت میں ہے
مردِ مومن کی عظمت شہادت میں ہے
عاصیوں کی برائت شہادت میں ہے

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

عزم راسخ سہارا ہے آفات میں
ہر اجالا ہے اپنی روایات میں
کام لینا ہے ہمت سے خطرات میں
گھوڑے دوڑا دیئے بحرِ ظلمات میں

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

ہاں یہ سچ ہے یہاں اب سکوں ہی نہیں
یہ زمیں بن گئی کربلا کی زمیں
راہِ حق سے قدم ہٹ نہ جائیں کہیں
دیکھ لو اسوۂ ہاشمی نازنیں

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

مسجد بابری پر بھی ہیں یورشیں
سینکڑوں اور ہیں ان کی فہرست میں
اس زمیں پر خدا کی ہیں سب مسجدیں
یہ سمجھنے کی اب ہے ضرورت انہیں

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

وہ جو سب کی حفاظت پہ مامور ہیں
وہ حمایت سے مظلوم کی دور دور ہیں
راہبر اور لیڈر بھی مجبور ہیں
وہ بھی فرقہ پرستی سے مخمور ہیں

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

بے قصوروں پر حملہ یہ اچھا نہیں
یہ خدا کو کسی کو گوارا نہیں
ہاتھ کمزور پر تو اٹھاتا نہیں
ظالموں پر مگر رحم کھاتا نہیں

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

غیر مسلم سے ہم کو نہیں دشمنی
چاہتے ہیں کہ پر امن ہو زندگی
اپنا مذہب سکھاتا ہے ہم کو یہی
بھائی اک دوسرے کے ہیں سب آدمی

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

ہند میں دین کا یہ جو ڈنکا بجا
اور مسلمان کا بول بالا رہا
یہ جو اسلام کا ہے چمن یاں ہرا
عالموں سے سواء اولیا سے ہوا

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

عظمتِ مصطفیٰ الفتِ اولیاء
ہے یہی اپنا سرمایۂ بے بہا
راستہ کچھ جو اپنائے اس کے سواء
بن گئی بات یہ وجہ قہرِ خدا

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

نجد میں ایک فتنہ جو برپا ہوا
بڑھ کے ارضِ مقدس کا غاصب بنا
روحِ اسلام کو اس نے زخمی کیا
آج تک اس کا جاری ہے یہ سلسلہ

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

کی دعا جبکہ شام و یمن کے لئے
مجھ نے کی التجا نجد کے واسطے
ہو کے ناراض سرکار فرما دیئے
واں سے اٹھیں گے فتنوں بھرے زلزلے

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

عصرِ حاضر کی تاریخ پر ہو نظر
اب زمینِ عقیدت ہے زیر و زبر
مختلف ہیں عقائد میں باپ اور پسر
یہ اسی فتنۂ نجد کا ہے اثر

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

سینۂ فرش سے وہ جو دولت ملی
خوش عقیدت بدلتے یہ وہ خرچ کی
عیش و عشرت کے ساماں سجانے لگی
دین و ملت کی عزت مگر لٹ گئی

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

دین و ایماں سے ہے کسقدر فاصلہ
اپنے اعمال کا لیں ذرا جائزہ
الفتِ مصطفٰے سے ہوں آراستہ
قلب ہو ان کے انوار کا آئینہ

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

سب کو چھوڑیں مگر ہم نہ چھوڑیں نماز
کامیابی کا اس میں نمایاں ہے راز
اس سے ملتا ہے ہر ایک جا امتیاز
دور ہوتا ہے سب اس سے درد و گداز
حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

حکمِ ربُ العلا برملا ہے نماز
دین کا ایک ستون بے شبہ ہے نماز
بالیقیں رحمتوں کی ردا ہے نماز
عبد و معبود کا رابطہ ہے نماز

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

اپنے سارے خرافات کو چھوڑ دو
اپنی جھوٹی روایات کو چھوڑ دو
شادیوں میں مباہات کو چھوڑ دو
غیر شرعی رسومات کو چھوڑ دو

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

گھوڑے جوڑے کی آفت بنی ہے وبال
ہو گئی ہے ہزاروں کی شادی محال
اب تو معیار ہے صرف مال و جمال
دینداری شرافت کا کب ہے خیال

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

اک طرف ہیں وہ فلموں کی عریانیاں
صنفِ نازک میں آئی ہیں بے باکیاں
اب کہاں ہیں ہدایت کی تابانیاں
سرد ہیں اہلِ ایماں سے جولانیاں

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

بھائیو مرضِ عصیاں کا درماں کرو
اور اپنی حفاظت کا ساماں کرو
اپنے اخلاق کو یوں فروزاں کرو
غیر مسلم کو نزدِ مسلماں کرو

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

اِخوت و غم گساری کو اپنائیے
ہیں جو پسماندہ ان کے کام آئیے
غیر مسلم کو اسلام سمجھائیے
خود بھی اس پر عمل کر کے دکھلائیے

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

اپنی صورت و سیرت مسلمان کرو
وصفِ اسلام و ایمان نمایاں کرو
آرزوئے شہادت کا ساماں کرو
زندگانی کو رشکِ بہاراں کرو

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

اختلافاتِ باہم کو اب چھوڑ دو
اب تو کندھے سے کندھا ملا کر چلو
دشمنوں کے ارادوں کو پہچان لو
ایک مضبوط دیوار بن کر رہو

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

دیکھئے کشتیِ نوح کیوں بچ گئی
بس یہی نا کہ حق کی مدد ساتھ تھی
منکروں، ظالموں کی تو دنیا لٹی
دیکھو تاریخ کی ہے نصیحت یہی

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

آئے جبریلِ امیں جب پئے امتحاں
تو کہا خود خدا ہے مرا نگہباں
ہے خلیلِ مکرم کی یہ داستاں
نارِ نمرود خود بن گئی گلستاں

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

کیا نہیں یاد عبرت کا یہ واقعہ
لنگڑے مچھر نے نمرود کا کیا کیا
ناک میں گھس گئے بھیجے کو سب کھا لیا
سر کو پٹوا کے آخر وہ مر ہی گیا

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

اپنے موسیٰؑ کی وہ زندگی دیکھ لو
اور فرعون کی دشمنی دیکھ لو
حق کی نصرت ادھر ساتھ تھی دیکھ لو
فوج سب غرقِ دریا ہوئی دیکھ لو

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

اک طرف ابرہہ کا بھی انجام ہے
مُطّلِب پر خدا کا وہ انعام ہے
نصرتِ حق کا کب سے یہ اعلام ہے
کٹ ہی جائے گا جو ظلم کا دام ہے

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

عہدِ سرکارؐ جنگِ بدر دیکھ لو
دشمنوں کی بھی کثرت ادھر دیکھ لو
ہاں فقط تین سو تیرہ سر دیکھ لو
ان ہزاروں پہ فتح و ظفر دیکھ لو

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

دیکھیے جنگ طائف، حنین و احد
ہو گئے غالب بھی مغلوب ہوئی فوج ید
ہے یہ تاریخ اپنی ازل تا ابد
نصرتِ حق تعالیٰ بنی ہے سند

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

حکمِ فاروقؓ کا چل گیا نیل پر
جھک گیا دستِ حیدرؓ پر خیبر کا در
اُندلس پر چلا طارق نامور
طاقتِ حق تھا ایوبی وہ سر بسر

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

حکم ممبر سے فاروقؓ نے جب دیا
تین سو میل سے سن لئے ساریاؓ
دورِ فاروقؓ نے دین کو غالب کیا
اور کسریٰ کی طاقت نے ماتم کیا

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

اپنے شبیرؓ کا اسوۂ جانفزا
ظلم اور جور سے تھا نبرد آزما
دین کی ناموس پر گھر کا گھر کٹ گیا
سر نہ ان کا یزیدوں کے آگے جھکا
حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

کربلا میں ہوئے فائز امتحاں
راہِ حق میں دیئے اہل بیت اپنی جاں
کامیابی سمجھ کے تھے وہ شادماں
دیکھو مختار و انجام بد باطناں

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

فخرِ اسلام خالد تھے ابن ولید
تھے جو سیفِ خدائے حمیدؒ مجید
کارناموں میں ہیں آپ فرد فرید
ساٹھ سے ساٹھ ہزار کو شکستِ شدید

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

دینِ حق کی ہمیں اس میں الفت ملی
جب بلالِ حبشی کی وہ سیرت ملی
تاجدارِ حرم کی محبت ملی
جب اویسِ قرنی کی وہ صورت ملی

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

حق کی نصرت لئے ساتھ ہے مرحبا
شانِ غوث الوریٰ شانِ خواجہ پیا
کون ہم کو مٹا دے سکے گا بھلا
ہے وطن کی زمیں پر صفِ اولیا

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

عالمِ رومؒ کی دیکھئے مثنوی
شمس تبریزؒ سے لیجئے روشنی
ان کے دامن میں ہے دولتِ آگہی
اور حسنِ عقیدت کی تعلیم بھی

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

ہند میں آئے جب خواجۂ خواجگاں
ساری طاقت مخالف تھی اور حکمراں
ساتھ خواجہ کے تھی طاقتِ کن فکاں
جھک گیا ان کے ہاتھوں یہ ہندوستان

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

حق سے وابستگی کا تھا کیا مرتبہ
دیکھو شانِ نظام اور صابر پیا
بادشہ وقت کا سر نگوں ہو گیا
الٹی مسجد ہوئی شہرِ کلیر جلا

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

ٹھیکری کی عبارت نے کیا کر دیا
آندھیوں میں دیا ٹمٹماتا رہا
حال دیکھو شجاع ؒ کی کرامات کا
مصر کی آگ کو یاں سے ٹھنڈا کیا

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

دورِ اکبر، جہانگیر و شاہجہاں
قابلِ ناز تھا دورِ امن و اماں
سب روادار تھے آصفی حکمراں
مل کے رہتے تھے سب اور تھے شادماں

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

ان کو کب تک یہ سوزِ دروں چاہیئے
بربریت کو اب سرنگوں چاہیئے
حال انکے سوا کیا زبوں چاہیئے
ظلم حد سے بڑھا اب سکوں چاہیئے

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

خون اپنا نہیں جائے گا رائیگاں
پوچھیئے ان سے وہ جو ہیں تاریخ داں
ہم تو دیتے رہیں گے یونہی امتحاں
اب دکھائے گا انجام وہ آسماں

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

وقت کے اس تقاضے کو پہچان لو
حق تعالیٰ کی مرضی پہ چلتے رہو
چاک ہونے نہ دو دامنِ صبر کو
مصطفٰےؐ جانِ رحمت کو آواز دو

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

پھر الٹ دی ہے تاریخ اپنے ورق
خونِ انساں سے رنگین ہو لہے اُفق
اب زمانہ ہمیں دے رہا ہے سبق
مردِ میدان بن لے بحر بھر حق

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

مشرکوں کی اعانت سے جو کچھ کیا
آج وہ ایک آتش فشاں بن گیا
ان کے فتنوں سے ہم کو بچا اے خدا
تیری رحمت کے در پر ہے اب التجا

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

ہم ہیں ابنائے ملت بُرے یا بھلے
اور طوفان کی گود میں ہیں پلے
آئیے اب تو ملت کے پرچم تلے
سطحِ دریا پہ کشتی سلامت چلے

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

غمزدوں دکھ بھروں کی حمایت کرو
مال و دولت سے ان کی اعانت کرو
خوش عقیدت کو شمع ہدایت کرو
دین اسلام کی دل سے خدمت کرو

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

اب لرزتا ہے ثاقب کے ہاتھوں قلم
دیکھ کر چار جانب یہ ظلم و ستم
ہم جو کٹتے رہیں گے نہیں اس کا غم
خوں سے روشن رہے اپنی شمع حرم

حق کی رسی کو مضبوط اب تھام لو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گلدستۂ احادیث

مرتبہ: حافظ و قاری غلام عمر خاں عالم مدرسۂ جامعہ نظامیہ

مفت پیش کردہ

۴۸۶
۴۹۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف کتاب شانِ غوث الوریٰ

مولفہ : ثاقب صابری

سلطان الاولیاء حضور غوث اعظم محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کی حیات طیبہ اور سیرت مبارکہ کا عظیم الشان مجموعہ جو نثر اور نظم دو نوں پر مشتمل ہے۔ نثری حصہ نہایت ہی معتبر اور مستند و نایاب کتابوں سے منتخب کیا گیا ہے جو زبان و بیان اور نوعیت کے اعتبار سے بے مثال ہے اور منظوم حصہ جلیل القدر اولیائے کرام کے ان منقبتی مصرعوں پر جو شان غوثیت مآب میں نذر کیئے گئے۔ ان پر ایکصد و دس تضمینی بند کے علاوہ کئی منقبتیں بشمول سلام بحضور غوث اعظم شامل ہیں۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی نعتیں بھی ترجمہ کے ساتھ رنگین طباعت میں موجود ہیں۔

اس کا ہمہ رنگی ٹائٹل روضۂ حضور غوث اعظم کے بیرونی و اندرونی دلکش و دیدہ زیب عکس کی شکل میں نظر نواز ہے۔ اس کتاب کی تقریظ جلالت العلم حضرت رشید پاشاہ صاحب قادری سابق امیر جامعہ نظامیہ و صدر مجلس علمائے دین کی تحریر کردہ ہے اور تبصرہ فاضل اجل مولف و مصنف بے بدل الحاج ابو الفضل سید محمود قادری و موسوی مدظلہ العالی